صبح کے دس منٹ
حضرت خلیفۃ المسیح کے مزار پرانوار پر

آپ اے امیر المومنین - آپ اے امام متقین
ہر وقت ہم کو یاد ہو - بھولے نہیں - بھولے نہیں
اسلام کے ماہِ مبین - اے آفتابِ علم ودیں
کیوں چھپ گئے زیرِ زمیں - چمکو با نوارِ یقیں
بے چین ہے پہلو میں دل - جان حزیں ہے مضمحل
سینہ پر اپنے رکھ کے سل رہتے ہیں ہم اندوہگیں
نالایقی اُس قوم کی - کچھ بھی نہ جس نے قدر کی
وہ رسمِ اُلفت چھوڑدی - باہم بڑھایا بغض وکیں
اُف کیا کہوں کیا ہو گیا - جو مال تھا وہ کھو گیا
بیدار ہو کر سو گیا - یہ مجمعِ اخوانِ دین
یارب یہ کیا اندھیر ہے - قسمت کا کیسا پھیر ہے
تیرے کرم کی دیر ہے - ہاں بات تو کچھ بھی نہیں

اے کاش وہ سوچیں کبھی - آیا تھا ہم میں اک نبی
اُس نے ہمیں تعلیم دی - ملکر کریں خدماتِ دیں
جوں دانۂ تسبیح ہم - ہوں ایک رشتے میں بہم
جلتے رہیں سب غم وہم - خوشیاں منائیں ہم یہیں
اک دوسرے پر جان دیں - منوائیں کچھ - کچھ مان لیں
اور صدقِ دل سے جان لیں - چارہ بغیر اسکے نہیں
ہو اک امام ومقتدا - محمود احمد میرزا
ہر دلعزیز و پارسا - عالم با عمال متین
فاروق ہے سرگرم ہے - دل کا نہایت نرم ہے
آنکھوں میں اس کی شرم ہے - چہرہ ہے یا ماہ مبین
اے کاش! وہ آتے یہاں - قرآن کا سنتے بیان
وہ نکتہ ہائے دلستاں جو ہیں غذائے مومنین
مرکز بناتے قادیاں - جو کچھ ہے لاتے قادیاں
آتے تو آتے قادیاں - مامن بنا لیتے یہیں
دار الاماں کو چھوڑ کر - اللہ سے منہ موڑ کر
ہاں عہد اپنا توڑ کر - جاتے نہ پھر ہرگز کہیں
اے نورِ دینِ مصطفےٰ - میں قبر پر تیری کھڑا
رو نا ہی رونے لگا - جس سے مرا دل ہے حزیں
میں ضبط سے معذور ہوں - اس خبط سے مجبور ہوں
خدمت سے تیری دور ہوں - کچھ سوجھتا مجھکو نہیں
اکمل کا جی گھبرا گیا - اس واسطے یاں آگیا
اس کو تو یہ غم کھا گیا - مانا نہ حکم "نور دین"
کس درد سے کس پیار سے - کتنے بڑے اصرار سے
اس نے کہا اخیار سے - میرا ہو کوئی جانشین

(اکمل)

مدراس سے تار خبر (۳ - اپریل ۱۴ء)

۱ - سیٹھ عبد الرحمان صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ مدراس سے تار دیتے ہیں کہ یہاں کی جماعت نے آپکو امام تسلیم کر لیا ہے ٭

۲ - بمبئی کی جماعت نے بھی بیعت کر لی ہے - ایک صاحب عبد الرحمان صاحب مدراس رہتے تھے - انکی بھی بیعت کا خط آگیا ٭

جنازہ غائب - حاجی عمر ڈار صاحب نا سنور کشمیر جو بہت مخلص احمدی تھے - فوت گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب ان کا جنازہ غائب پڑھ دیں ٭

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائٹر و پبلشر کے لیئے شائع ہوا ٭)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

پیارے احمدی دوستو! ہوشیار رہو

مخالفین خلافت کا خطرناک رویّہ

(رقم زدہ شیخ مبارک اسمٰعیل بی۔ اے)

کسی دنیوی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ بغیر محنت اور مشقت کے کوئی چیز حاصل نہیں ہو سکتی۔ دنیا کے تمام کارخانوں کو دیکھو محض روٹی حاصل کرنے کے لئے اور اپنی دنیوی زندگی کو آرام سے گذارنے کے لئے لوگ کس طرح صبح سے لیکر شام تک اپنا خون اور پسینہ ایک کر ڈالتے ہیں۔ اسکولوں اور کالجوں میں طلباءؑ کی حالت کا اندازہ لگاؤ۔ صرف تعلیم کے حاصل کرنے کے لیے انکو کس قدر مالی۔ وقتی اور جسمانی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اور کتنے امتحانوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ یہ تکالیف وامتحانات بظاہر بڑی تکلیف دہ معلوم ہوتے ہیں مگر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ترقی انہیں تکالیف میں رکھی ہے۔ پس جس طرح دنیوی مقاصد کو حصول کے لئے اسقدر ریاضت کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی یا دینی مقاصد کے حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے بندوں کو بہت سے مراحل طے کرتے پڑتے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی اقوام کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں مردانگی ہمت اور استقلال سے قدم مارتے ہیں اور کسی مشکل سے مشکل امتحان میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دامن کو جو دنیا میں اس کے نبی کے لائے ہوئے قانون کی شکل میں ہوتی ہے نہیں چھوڑتے بلکہ ان کا قدم بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے ہی آگے بڑھتا ہے۔ کامیاب و بامراد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ جو ایک صداقت کو قبول کر کے دنیا کے مصائب وامتحانات میں دُعا اور صبر اور استقلال سے کام نہیں لیتے منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ پر چلنے کے لئے سب سے پہلا اصول جو انسان کو اختیار کرنا چاہیئے وُہ یہ ہے کہ انسان ہر وقت تکبر سے پاک رہے یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کی تمام عبادت اسکے تمام زہد و تقوےٰ کو اور اس کی تمام ریاضتوں کو ایک دم میں تباہ کر دیتی ہے ٭

دُنیا میں دو بڑی شریعتیں نازل ہوئی ہیں ایک تو شریعت موسوی بنی اسرائیل پر۔ اور دوسری شریعت محمدیؐ پہلی شریعت کے لانے والے نے اپنی قوم کو زندہ کرنے کی بڑی کوشش کی۔ چنانچہ وہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوا مگر پھر بھی مصائب و تکالیف زمانہ کو دیکھ کر اس قوم نے ہمت اور استقلال کو چھوڑ دیا۔ اور سلسلہ نبوت انکے ہاتھ سے نکل کر انکے بھائیوں میں آگیا پھر جو نمونہ شریعت محمدیہ کے لانیوالے اور اسکے ساتھیوں نے دکھایا۔ اسکی مثال آج تک تاریخ دنیا پیش کرنے سے عاجز ہے۔ صحابہ کو بے شک بڑی بڑی تنگ گذار گھاٹیوں سے گزرنا پڑا مگر آخر وہی کامیاب ہوئے۔ پس اسی طرح چونکہ مسیح موعودؑ کی جماعت نے بھی **واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم** کے ارشاد الٰہی کے ماتحت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی پاک جماعت کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ اسلیئے ضروری ہے کہ ہماری قوم کو بھی بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں جو مصائب پیش آئے۔ وہ اور رنگ رکھتے تھے مگر جو لڑائیاں ہمیں آپکے بعد اب لڑنی ہیں وہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اسلئے ہمارے دوستوں کو ہر امتحان اور آزمائش کے لیے پہلے ہی سے تیار رہنا چاہیئے۔ دنیا ہماری تباہی کے سامان پیدا کرے گی۔ حتےٰ کہ ہمارے اپنے دوست بھی ہماری تکالیف کا موجب ہونگے۔ مگر یاد رکھو ہم میں سے کامیاب و بامراد وہی ہونگے جو دُعا سے کام لیں گے۔ اور ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہینگے ٭

ایک وہ وقت تھا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سایہ ہمارے سر سے اُٹھ گیا۔ اور ہماری تمام قوم پر ایک اُداسی اور پریشانی کا عالم چھایا ہوا تھا مگر اللہ تعالےٰ نے پیارے نور الدین رضؓ جیسے جلیل القدر انسان کو ہمارا پاسبان بنایا۔ اور اس پاک سلسلہ کو تباہی سے بچالیا۔ ہمارے وہ دوست جو سلسلہ کے حالات سے پوری واقفیت رکھتے ہیں خوب جانتے ہیں کہ ہمارے ان اصحاب نے جو آج حضرت خلیفہ ثانی فضل عمر کے خلاف اسقدر کوششیں کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی خلافت کے منصب کو اُڑانا چاہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو دوبارہ بیعت کرنی پڑی۔ چونکہ ان کے خیال میں انکی تجاویز ابھی پختہ نہ تھیں اسلئے اندر ہی اندر تمام منصوبہ بازی ہوتی رہی۔ اور جیسا کہ واقعات اور انکے طرز عمل سے ثابت ہے۔ آخر یہ قرار پایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی وفات پر ان تمام تجاویز کو عملی جامہ پہنایا جاوے۔ چنانچہ ابھی حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی زندگی کے چند ہی روز باقی رہ گئے تھے کہ ان لوگوں نے کچھ تو خطوط کے ذریعہ پرائیویٹ طور پر سمجھوتہ کر لیا۔ اور کچھ باہر سے آنے والے لوگوں کو بہکانا شروع کر دیا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔ کہ ابھی حضرت کو وصیت کیئے ہوئے ایک دو روز ہی ہوئے تھے کہ ہمارے ایک بزرگ نے جس کو اپنی خدمات کے پیش کرنے کی بار بار ضرورت پڑتی ہے پہلے ہی سے اکیس ۲۱ صفحوں کا ٹریکٹ تیار کر کے رکھ چھوڑا۔ اور نہایت بے صبری سے حضرت صاحب کی وفات کا انتظار کرتا رہا۔ پھر اس سے بڑھ کر انصاف کا خون کیا ہو سکتا ہے کہ وفات سے دو تین روز پہلے مسجد میں کھڑے ہو کر لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہارا محسن باپ تو بستر علالت پر دُکھ میں ہے۔ اور تم بے جا جھگڑوں میں مبتلا ہو۔ اب بتاؤ کیا ملائکہ ایسے ناصح کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت چاہتے ہونگے جو لوگوں کو تو مسجد میں کھڑا ہو کر امن کو قایم رکھنے کے لیے نصیحت کرتا ہے مگر بذات خود ایک فتنہ عظیم کا مصالحہ تیار کر چکا ہے ٭

دوستو! بھلا تم خود ہی غور فرماؤ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا سوا دو ۲ بجے وفات پانا اور اسی روز شام کے وقت اس شر انگیز اور اللہ تعالیٰ کے پاک سلسلہ میں فساد ڈالنے والے ٹریکٹ کا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر آنیوالے مسافروں میں تقسیم کرنا اور فوراً دوسرے شہروں میں روانہ کر دینا کیا کسی **ایمان تقوےٰ۔ دیانت اور انصاف** کا پتہ دیتا ہے۔ کیا یہی نیک نیتی ہے جس کو بار بار پیش کیا جاتا ہے۔ اور کیا یہی شورےٰ ہے۔ جس پر اتنا زور دیا جاتا ہے۔ اے انصار اللہ کی پاک انجمن کے پاک ممبروں کو بدنام کرنے والو! تم خود ہی اللہ کی قسم کھا کر بتاؤ۔ کہ کیا کسی انصار اللہ نے بھی مسجد میں کھڑے ہو کر ایسی تقریر کی۔ اور وفات پر ایسا ٹریکٹ شایع کیا ٭

انصار اللہ کی معمولی کارروائیوں پر جن سے کہ شرارت کی بُو تک نہیں آتی بے جا نکتہ چینی کرنے والو کیا اسی کو نیک نیتی اور تقوےٰ کہتے ہیں؟ ذرا اس خطرناک کارروائی پر تو غور کرو۔ حضرت مسیح موعود کے پاک سلسلہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے والو کچھ تو خوف الٰہی سے کام لیتے؟

کہا جاتا ہے کہ ہم نیک نیتی سے کام کر رہے ہیں۔ مگر بعض وقت انسان نیک نیتی سے وہ کام کر بیٹھتا ہے۔ جو بڑا خطرناک اور تباہ کن ہوتا ہے۔ کیا ہندو اور عیسائی لوگ اپنی اپنی جگہ پر نیک نیت نہیں۔ کیا نیوگ کرنے اور کرانے والے بد نیتی سے ایسے فعل بد کے مرتکب ہوتے ہیں پھر اگر ہمارے بعض اہل الرائے بھی نیک نیتی سے ایسا فعل کرتے ہیں جس میں سلسلہ الٰہی کو نقصان پہنچتا ہے۔ تو بتاؤ ان تمام نیک نیتوں میں فرق ہی کیا ہے۔ کیا اس قسم کی نیک نیتی ابھی حق و باطل کے

پرکھنے کا معیار ہو سکتی ہے؟

ہم آج اپنے دوستوں کو دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ کام جو مخالفین خلافت کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے اسلئے انکو چاہیئے کہ ان اہل الرائے اصحاب کے خیالات سے بچتے رہیں۔ ان خیالات و اعتقادات باطلہ کا خلاصہ یہ ہے، کہ

"غیر احمدی کلمہ گو مسیح موعود کو ماننے بغیر مسلمان ہیں اور ہم انکو کافر نہیں کہہ سکتے۔ مسیح موعود کے دعاوی پیش کرنا اصل اشاعت اسلام کے راستہ میں ایک کاوٹ پیدا کر دیتا ہے۔ اور بقول خواجہ صاحب یورپ میں احمدیت کے خیالات کو پیش کرنا "سم قاتل" ہے یا بقول مولوی محمد علی صاحب قل اللہ ثم ذرھم کے خود ساختہ اصول پر عمل کرنا چاہیئے۔ قادیان اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والے سب کے سب جہلا ہیں۔ اور انجمن انصار اللہ کے ممبر جس کے بانی خود حضرت صاحبزادہ صاحب تھے۔ تمام کے تمام فتنہ پرداز۔ (یہ بھی یاد رہے کہ انجمن مذکورہ کے سب سے پہلے ممبر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام خلیفہ اوّل تھے)

ہم اپنی جماعت کے اہل الرائے اصحاب کے ان خیالات پر بحث کرنا نہیں چاہتے۔ ہم تو صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ان کے خیالات جو بقول ان کے ان کی نیک نیتی کا نتیجہ ہیں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کے خیالات سے بالکل ملتے جلتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے نام سے تقریباً تمام احمدی احباب واقف ہیں۔ جو عرصہ دراز تک اس سلسلہ میں داخل رہے۔ اور حتی المقدور خدمت اسلام کرتے رہے۔ اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی کی نسبت اس نے اپنی تفسیر میں بہت کچھ لکھا۔ مگر جونہی تکبر کا جن سر پر سوار ہوا اور اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگا۔ تو اس نے ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ارسال کیا جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ ہم اپنے احمدی دوستوں کی خدمت میں بڑے زور سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اس خط کا بڑے غور سے مطالعہ فرماویں اور دیکھیں کہ مرتد ڈاکٹر اور ہمارے اہل الرائے اصحاب کے خیالات میں کتنا فرق ہے۔ یہی ایک خط تھا کہ جس کی بناء پر حضرت مسیح موعودؑ نے اس کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا تھا۔ وھو ہذا۔

نقل خط ڈاکٹر عبدالحکیم

حضرت مسیح الزمان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے تین ماہ کی رخصت استحقاقی کے لئے درخواست کر دی ہے۔ آپ بھی دعا فرماویں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت میں چند امور کی طرف جو نہایت ضروری ہیں۔ آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اوّل یہ کہ اُمّت محمدیہ میں جو لوگ ہماری تکذیب کرتے اور ہمیں صریحاً کافر کہتے ہیں۔ اُنکے ساتھ تو بے شک نماز نہیں ہو سکتی مگر جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے انکو کافر نہ سمجھا جاوے بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے اور انکے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے تاکہ ہماری تبلیغ آسان اور وسیع ہو سکے۔

دوم یہ کہ جو تحریر انشراح صدر اور عالی ظرفی سے مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین صاحب نے شائع کی تھی کہ ریویو آف ریلیجنز میں عام اسلامی مضامین شائع ہوا کریں۔ اور خاص مضامین جو آپ کی ذات سے متعلق ہیں وہ ایک علیحدہ ضمیمہ میں شائع ہو جایا کریں۔ اس سے ہماری مشن کی تبلیغ بہت جلدی اور عمدگی سے پھیل سکتی ہے (دوستو! کیا آپ کو ان الفاظ میں اس قسم کی نیک نیتی نظر نہیں آتی جس نیک نیتی کا کہ ہمارے دوست مخالفین خلافت اظہار کرتے ہیں) اور قرآن مجید کی رُو سے مدار نجات بھی اللہ پر ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من اٰمن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحاً (الآیۃ)......

ایک موقعہ پر اہل کتاب کو محض توحید کی طرف دعوت کی ہے۔ تعالوا الی کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم (الآیۃ) (پیغام صلح کی چوٹی پر یہی لکھا پاؤ گے) الغرض مدار نجات قرآن مجید نے توحید اور اعمال صالحہ کو رکھا ہے.....

سوم۔ آپکا وجود خادم اسلام ہے نہ کہ وجود اسلام پس اپنے وجود کی خاطر اصل اشاعت اسلام کو روکنا حکمت اور دانائی کے خلاف ہے۔ کیونکہ حکم ہے۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ.....

جب اصل پر لوگ قایم ہو نگے تو فروعات پر خود قایم ہو جاوینگے (ملاحظہ ہوں پیغام صلح کے مضامین)...

.... اسلام کو عام صورتوں میں پیش کرنا چاہیئے۔ رفتہ رفتہ علیٰ قدر عقول الناس جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کا طریق رہا ہے۔ اس کے اسرار اور معارف پیش کرنے چاہئیں (ملاحظہ ہو مرزا یعقوب بیگ صاحب کا مضمون جو آپنے ہمدرد میں بھیجا تھا)۔ ۔ ۔ ۔

افسوس خالص قرآن کریم کو مُردہ اسلام قرار دیا گیا...

..... اگر احمدؐ اور محمودؐ جدا نہیں۔ تو جس رنگ میں محمدی تعلیم تیرہ سو سال تک دنیا میں جاری رہی اسکو کیوں مُردہ اسلام قرار دیا گیا (ڈاکٹر صاحب نے اسجگہ حضرت مسیح موعود کے اس جواب کی طرف اشارہ کیا ہے جو حضور نے وطن کی تحریک پر دیا تھا کہ تم مجھے چھوڑ کر کیا تم مُردہ اسلام پیش کرو گے۔) .. .. الخ

پیارے دوستو! اب تو آپنے ملاحظہ فرمالیا کہ ہمارے بعض بزرگ دوست جو آجکل ایک سخت غلطی کر رہے ہیں۔ بعینہٖ وہی خیالات رکھتے ہیں جن کا اظہار کہ مُرتد ڈاکٹر نے آج سے سات سال پہلے کیا تھا۔ اب جو جواب حضرت مسیح موعود نے دیا تھا اس کو بھی بنظر غور ملاحظہ فرمادیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مکتوب

خانصاحب آپکا خط میں نے بہت افسوس سے پڑھا اِس خط کے پڑھنے سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا کہ آپ ہمارے سلسلہ سے خارج ہیں بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ دین اسلام سے بھی مونہہ پھیر رہے ہیں آپ یہ کہتے ہو کہ ہر ایک شخص یہود اور نصاریٰ اور دوسری قوموں سے اللہ پر ایمان لائے۔ اور اپنے طور پر نیک عمل کرے تو نجات پانے کے لئے یہی عمل اس کے لئے کافی ہے۔ اگر اِن آیات کے یہی معنے ہیں تو گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑی غلطی کی کہ دین اسلام کی دعوت کے لئے زمین میں خون کی ندیاں چلا دیں۔ ..

.. .. اور جو آپنے میری جماعت پر تہمت لگائی ہے کہ وہ ایسے ہی بے عمل ہیں جیسے دوسرے۔ یہ آپنے سخت ظلم کیا۔ مَیں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ ہماری تھوڑی سی جماعت میں ہزارہا ایسے آدمی موجود ہیں جو متقی اور نیک طبع اور خدا تعالیٰ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے۔ اوّل تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا نہ اپنی طرف سے۔ اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور ان کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔ چونکہ آپ محض نام سے ہماری بیعت

میں داخل ہوئے تھے۔ اور حقیقت سے سراسر بے خبر اسلئے آپ کو نہ یہ معلوم ہے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں۔ اور اللہ کس کا نام ہے۔ اور نہ یہ خبر کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اسلئے آپ کو سخت لغزش ہے۔ اور لغزش بھی ایسی کہ ارتداد تک پہنچ گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ اگر ایک مُرتد ہو جائے۔ تو اس کی عوض میں ہزارہا لے آئیگا آپکا خط اخبار میں شایع کرنے کے لایق نہیں۔ بلکہ ایک ایک حرف اس کا رد کرنے کے لایق ہے۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ آپ کو خداوند تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے۔ اور جلد توبہ کرنی چاہیئے کیونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں .....الخ

اب ہم ان اہل الرائے اصحاب کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش کرتے ہیں کہ اب تلایئے کہ آپکے خیالات میں اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے خیالات میں کیا فرق ہے؟ اگر آپکے خیالات ایسے ہی ہیں جیسے کہ مُرتد ڈاکٹر کے تھے۔ تو خدا کے لئے توبہ کرلو۔ اور جلد واپس آجاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اتنے سالوں کی کی ہوئی خدمات ایک دم میں فنا ہو جاویں۔ مگر افسوس! آپ دن بدن اپنے خیالات میں ترقی ہی کر رہے ہیں اور آپ کی نیک نیتی آپکو اور بھی دھوکا دے رہی ہے۔ ہمیں تو آج تک آپ کی نیک نیتی کی خلاصی مسئلۂ تثلیث نظر آرہی ہے۔ اور جب تک کہ آپ لوگ خلیفۂ ثانی فضل عمر اور ان لوگوں کی نسبت جنھوں نے آپکے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ پبلک میں غلط بیانات پیش کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے اس نیک نیتی کا سمجھنا محال ہو رہا ہے ؎

افسوس! ہمارے مرزا یعقوب بیگ صاحب ابھی تک لاہور کے اُردو اور انگریزی اخباروں میں غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اور بیعت کنندگان کو جاہل قرار دے رہے ہیں۔ اور اپنے وائس پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ لاہور کے عہدہ کو ناجائز طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی حالت پر رحم کرے غیظ و غضب میں اندھے ہو کر آجکل وہ کام کر رہے ہیں۔ کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ پیارے دوستو! اگر وہ سینکڑوں اصحاب جو قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے رہتے ہیں جنھوں نے کہ آپ کی صحبت بابرکت سے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے درس تدریس سے سالہا سال تک فائدہ اُٹھایا ہے اپنے اندر چالیس آدمی بھی ایسے نہیں رکھتے جن کو متقی اور دین کو مقدم رکھنے والے کہا جا سکتا ہے۔ تو بتاؤ وہ جو قادیان سے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ وُہ کیونکر اہل الرائے اور متقی کہلائے جا سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی تجہیز و تکفین سے پہلے ڈھائی ہزار کے مجمع میں سے چالیس یا پچاس آدمیوں کے سوائے سب نے بیعت کی۔ اور اس کے بعد ہزارہا خطوط بیعت کے آتے اور آرہے ہیں مگر ہمارے اہل الرائے اصحاب خلافت کے مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں ؎

طالبان حق کیلئے چند ضروری باتیں

۱۔ الہام میں حضرت خلیفۂ ثانی کا نام **اولوالعزم** اور **فضل عمر** رکھا ہے۔ تو بتاؤ اگر اسکے خلاف ہر طرح کی مخالفت نہ ہو تو ان الہاموں کی صداقت کیونکر قایم ہو سکتی ہے پس مخالفت کا ہونا ضروری تھا ؎

۲۔ **خلیفۂ اوّل اور بیعت خلافت** ۔ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دفن کرنے سے پہلے اس بات کو مقدم سمجھا اور کہا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرلیں (بدر جلد ۹ صفحہ ۹ نمبر ۱۹)

۳۔ "پھر سُن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے اور نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ خلیفہ بنائے۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں" (تقریر حضرت خلیفۃ المسیح خلیفۂ اوّل)

۴۔ "جس طرح حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ ہوئے اسی طرح پر خدا تعالےٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ بنایا" ؎ (خلیفۂ اوّل)

۵ تھوڑے دن صبر کرو۔ جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وُہ تم سے معاملہ کریگا ؎

۶۔ تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دیگا ؎

۷۔ اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے ؎

۸۔ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔ اور ایسا فرمانبردار کہ تم میں سے ایک بھی نہیں ؎

۹۔ "میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز۔ عالم باعمل۔ حضرت صاحب کے پُرانے اور نئے احباب سے سلوک چشم پوشی اور درگذر کو کام میں لاوے ..... خیر خواہ ہو"

کیا ان الفاظ سے ایک شخص کا پتہ لگتا ہے یا چار خلیفوں کا؟ کیا ان الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ مشروط یا مطیع انجمن ہو گا؟

آخر میں ہم مخالفین خلافت سے یہ سوال کرتے ہیں کہ **اہل الرائے** کی اصل تعریف کیا ہے؟ اور احمدی نکتۂ خیال سے اہل الرائے کسے کہتے ہیں؟ اور منکرین خلافت میں کتنے اس قسم کے اہل الرائے موجود ہیں؟ ؎

ہم ان سوالات کے جوابات کا نہایت بیقراری سے انتظار کر رہے ہیں۔ خصوصاً آخری سوال کے جواب سے تو ہمیں ضرور ہی اطلاع بخشیں۔ کیونکہ مخالفین خلافت کی تحریروں نے **اہل الرائے** کے الفاظ کے بار بار دہرائے جانے نے ہمیں ایک بڑی اُلجھن میں ڈال رکھا ہے ؎

اِس نکتہ کو بھی یاد رکھو!

کلاہِ خسروی و تاجِ شاہی
بہر کل کے رسد حاشا و کلا

محمد مبارک اسمٰعیل

حلفیہ شہادت

میں بحمداللہ اول الانصار میں سے ہوں۔ میں اس مجمع احباب میں موجود تھا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کا انتخاب کیا گیا چونکہ پیغام صلح میں دو ممتاز اراکین جماعت نے غلط باتیں شایع کی ہیں اور خطرہ ہے کہ اگر ان غلطیوں کی اصلاح نہ کیگئی۔ تو صاحبان موصوف اپنی اپنی غلطیوں پر قائم رہیں۔ جن کو وہ اپنے علم میں غالباً صحیح یقین کرتے ہیں۔ اسلئے میں خدا تعالےٰ کی قسم کھاکر بیان کرتا ہوں کہ ممبران انصار اللہ کے درمیان ہرگز کوئی منصوبہ اور سازش کسی قسم کی نہ تھی۔ کہ حضرت خلیفۂ اول مرحوم مغفور کی وفات پر حضرت صاحبزادہ صاحب کو خلیفۂ ثانی بنایا جاوے یہ علیحدہ بات ہے کہ انکے دلوں میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی عزت و عظمت ایسی مضبوطی کے ساتھ جاگزین تھی۔ کہ انکی نظروں میں حضرت میاں صاحب ہی سب سے زیادہ اہل اور حقدار خلافت کے تھے۔ مگر حاشا و کلا انکے درمیان کسی قسم کا منصوبہ یا سمجھوتہ تک بھی اس قسم کا نہ تھا کہ حضرت کو خلیفہ بنانے کے لیے یوں یوں کوشش کیجائے۔ پس جن صاحبوں نے ایسا لکھا ہے کہ اس جماعت انتخاب میں انصار اللہ کو یوں مختلف جگہوں میں بٹھایا گیا تھا۔ اور اس اس طرح کی ہدایتیں دی گئی ہوئی تھیں وہ توبہ کریں اور آیندہ ایسی باتیں زبان اور قلم سے نہ نکالیں جو واقعات کے خلاف ہوں ؎

فرزند علی عفی اللہ عنہ ہیڈ کلرک قلعہ میگزین - فیروزپور
سیکرٹری انجمن احمدیہ ضلع فیروزپور ؎

اب جہاں تک نگاہ جاتی ہے احمدی جماعت میں مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مرحوم سے زیادہ... [illegible] منصب خلافت [illegible] (اخبار [illegible] ۲۸ مارچ ۱۹۱۴ء)

لاہوری پیام پر ایک نظر

مولوی محمد علی صاحب کے ضمیمہ پر نظر

پیام ۱۱۱ کے ساتھ ایک ضمیمہ آپنے شائع فرمایا۔ اور اسمیں آپنے اس بات پر زور دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک تحریر دے گئے ہیں جس کا یہ فقرہ تمام جماعت کا معمول بہا ہونا چاہیئے

اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف اس انجمن کا اجتہاد کافی ہو گا

میں اس بحث کو چھوڑ کر کہ یہ تحریر کس بارے میں اور کن حالات کے ماتحت دی گئی۔ اور ہر ایک امر سے قرآن مجید کے کل شئی کی طرح کیا مراد ہے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ حضور مغفور کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ نے الوصیت میں اجتہاد کیا۔ اور مفصلہ ذیل حکم ہمیں صدر انجمن نے دیا:۔

اطلاع از جانب صدر انجمن

یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کو پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں (بدر ۲- جون ۱۹۰۸ء) +

اور

پھر ہمیں حکم دیا:۔

مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیت ××× (یہاں مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا نام اور انکی تعریف درج ہے) کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں +

اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا +

(اسکے نیچے معتمدین صدر انجمن کے دستخط ہیں) بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء

اس حکم کی ہم نے تعمیل کی جسمیں صدر انجمن احمدیہ نے اپنے اجتہاد سے الوصیت کے یہ معنے کئے +

(۱) کہ خلیفہ ایک ہی ہو۔

(ب) تمام احمدی جماعت پہلے اور نئے ممبر اسکے ہاتھ پر بیعت کریں +

(ج) خلیفہ کا فرمان ایسا ہی ہو جیسے مسیح موعودؑ کا +

یہ باتیں چھ سال تک مسلمہ رہیں اب اسکے بعد ہمیں معلوم نہیں کہ صدر انجمن کا کونسا اجلاس ہوا۔ جسمیں ان معنوں کو غلط ٹھیرایا گیا اور یہ تسلیم کر لیا گیا کہ ہم مسیح موعود کی وفات کے بعد یکدم سب کے سب گمراہ ہو گئے تھے اور ہم نے پہلا قدم جو اٹھایا تو ہلاکت کے گڑھے کی طرف اٹھایا۔ اور ہم نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھلے کھلے حکم کی بیوقری کی اور اس پاک انسان کے حکم پر اپنے خیالات کو ترجیح دی" +

پس حضرت اقدسؑ کی تحریر کے رو سے بھی ہم ہی سچے ہیں کیونکہ صدر انجمن کا اجتہاد رسالہ الوصیت کے معنے کرنے میں اور پھر اس مسئلہ میں کہ آیا خلیفہ کی بیعت سب احمدیوں پر لازم ہے یا صرف غیر احمدیوں پر۔ اور اس کا فرمان کیسا ہو۔ یہی ہے جس پر ہم عمل کرتے ہیں +

اگر انجمن لاہور کے چند ممبروں کا نام نہیں بلکہ چودہ ۱۴ پندرہ ۱۵ ممبروں کی کثرت رائے کا نام ہے جیسا کہ حضرت اقدسؑ نے اپنی تحریر میں (جسکا فوٹو ۴ر ۴ر پر فروخت ہو رہا ہے۔) لکھا ہے کہ

"جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہیئے اور کثرت رائے اسمیں ہو جائے تو وہی امر صحیح سمجھنا چاہیئے اور وہی قطعی ہونا چاہیئے" +

تو پھر بتائیے انجمن نے کب یہ فیصلہ کیا۔ کہ:۔

(۱) بہت سے خلیفے بنا لو۔

(ب) ایک خلیفہ کی بیعت احمدیوں پر واجب نہیں ہے۔

(ج) خلیفہ انجمن کا مطاع نہیں +

ہاں یہ فیصلہ تو چھپا ہوا موجود ہے اور کسی نے چھ سال تک اس کا انکار نہیں کیا +

وہ یہ ہے کہ

(۱) ایک خلیفہ بنا لیا گیا۔

(ب) اس خلیفے کی بیعت سب احمدی کریں +

(ج) خلیفہ کا فرمان ایسا ہی ہے جیسا مسیح موعودؑ کا +

اب فرمایئے کہ ہم آپکا اجتہاد مانیں یا انجمن کا۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب کا اجتہاد الوصیت کے معنوں کے بارے میں جو آپنے پیش فرمایا ہم اسے انجمن کے اجتہاد کے مقابلہ میں کیا کریں نیز کیا آپ مہربانی فرما اس جھاڑ کا ذکر بھی فرمائینگے جو چھوٹی مسجد کے چھت پر اس تحریر کے بدلے میں خلیفۃ المسیح کی طرف سے ڈالی گئی تھی۔ اور کیا آپ مجھے بتائینگے کہ جب حق یہی تھا جو آپنے اعلان صدر انجمن و اپنے مطاع خلیفۃ المسیح کے خلاف سمجھا تو پھر دوبارہ بیعت کیوں کی تھی؟ کیا "حضرت صاحب کی اس کھلی تحریر کے خلاف کرتے ہوئے آپکا دل نہ ڈرا۔ اور بقول آپکے کہاں الوصیت میں لکھا تھا کہ ضرور ایک ہی خلیفہ ہو گا جس کے ہاتھ پر کل احمدی بیعت کریں گے۔"

دوسرا سوال میرا یہ ہے۔ کہ

آپ نے اپنے نہایت ضروری اعلان میں تحریر فرمایا تھا۔

"حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں۔ یا کسی اور بارے میں ان سب لوگوں کیلئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنھوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی اور اس بارے میں الفضل مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۴ء نے اپنے لیڈنگ "جماعت کو ایک نصیحت" میں یہ غلطی کھائی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے مسائل میں اختلاف جائز رکھا ہے حالانکہ اگر ایسا اختلاف جائز ہے تو پھر آپ کی بیعت بالکل بے معنی ہے" +

کیا آپ مہربانی فرما کر اس اصل پر مسئلہ خلافت کے بارے میں تصفیہ فرمائیں گے +

ان تمام حوالوں کو زیر نظر رکھتے ہوئے جو "منکران خلافت پر اتمام حجت" میں درج کئے گئے ہیں۔ کیا آپ مہربانی فرما کر بتائینگے +

(۱) آیا خلیفۃ المسیح کا مذہب یہ تھا۔ یا نہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کے بعد سلسلہ خلفاء ہے +

(ب) میں خلیفہ اوّل ہوں۔

(ج) میرے بعد بھی خلیفہ ہو گا۔ (تقریر لاہور)

(د) وہ جیسا چاہے گا تم سے سلوک کرے گا۔

(ہ) ممکن ہے وہ ابوبکر سے بھی بڑھ کر ہو (فائل بدر ۱۹۰۹ء)

(و) بحیثیت خلیفہ وہ کسی کو اپنی جماعت سے خارج کر سکتے ہیں چنانچہ بعض کو کیا۔ اور بعض کے اخراج کا ارادہ ظاہر کرتے پر انھوں نے معافی مانگ لی +

(ز) میرا ایک جانشین ہو۔ جو اتنے اختیارات رکھتا ہو کہ اسے حضرت صاحب کے پرانے مریدوں سے سلوک چشم پوشی اور عفو کی سفارش کی ضرورت ہے +

تیسرا سوال میرا یہ ہے۔

کہ اب آپ اپنے نہایت ضروری اعلان کے خلاف تحریر فرماتے ہیں:۔

میں علانیہ کہوں گا۔ کہ ایسی صورت میں جب ایک طرف حضرت مسیح موعود کا کھلا کھلا فیصلہ موجود ہے ہم اس امر کے بالمقابل کسی اور امر کی پروا نہیں کر سکتے +

اور یہ کہ

سلسلہ کا چھ سال کا عمل اسپر قربان کرنا پڑے گا۔ کیا میں اسکے ساتھ آپکا یہ فقرہ ملا کر پڑھ سکتا ہوں۔ اگر ایسا اختلاف جائز ہے تو پھر آپ کی بیعت بالکل بے معنی ہے +

[illegible] ہے کہ چودہ ممبروں نے ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے [illegible] کر کے یہ ثابت کر دیا کہ الوصیت کے یہی معنے ہیں۔ اور چند ممبروں نے بغاوت کے بعد پھر توبہ کر کے اسبات پر مہر لگا دی۔ کہ صدر انجمن کا اجتہاد در بارہ الوصیت یہی ہے جس پر ہمارا عمل ہے تو اب اس اجتہاد کو غلط ثابت کرنے کے لئے آپ کے اصول کے مطابق کسی مامور کا حکم چاہیئے۔ اور اب تو ممبروں کی کثرت رائے بھی اس اجتہاد کو توڑ نہیں سکتی کیونکہ کہاں چودہ ۱۴ ممبروں کا مجموعی فیصلہ اور کہاں اسکے خلاف چند کا فیصلہ۔ امید ہے آپ تنہائی میں غور فرما کر جواب دینگے +

قرابت کا سوال

منکرین خلافت بار بار اسبات پر زور دے رہے ہیں کہ انتخاب خلافت میں انصار اللہ کا دخل ہے اور یہ کہ انجمن میں حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کے کئی ممبر داخل ہیں اور کسی دینی انجمن کے ممبر ہونے کی حیثیت سے کسی شخص کی رائے جاتی رہتی ہے۔ تو قرابت اور رشتہ داری کی وجہ سے کیوں کسی کی رائے کا حق ضائع نہیں ہو جاتا۔ یہ تو پیغام ہی کا حربہ تھا جو اسپر چلایا گیا۔ اسی نوٹ کے نیچے۔ ڈاکٹر بشارت احمد نے لکھا ہے کہ انصار اللہ بیعت کنندگان میں شامل تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیامیوں کا اصول ہے کہ اگر کسی انجمن کا پریزیڈنٹ بھی خلیفہ مقرر ہو تو اس انجمن کے ممبروں کی رائے کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی۔ پس جبکہ آپ نے غیروں کی رائے کو بھی بے وقعت قرار دیا تو قرابت داروں کی رائے کی کوئی حیثیت نہ رہی +

مہربان من! یہ آپ ہی کا اصل ہے جو آپکے سامنے پیش کیا گیا آپ گھبراتے کیوں ہیں +

احمدیوں کو غیر احمدی بنانے والے

پیغام لکھتا ہے کہ آجکل کچھ ایسے واعظ پھر رہے ہیں جو احمدیوں کو غیر احمدی بنا رہے ہیں +

غالباً اس قسم کے واعظ دفتر پیغام ہی سے گئے ہونگے قادیان سے کوئی اس قسم کے واعظ نہیں گئے۔ وہ لکھتا ہے جماعت احمدیہ کے بڑے حصہ کو جو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں اور محنتوں کا نتیجہ ہے فاسق۔ منافق اور یہودی قرار دیا جاتا ہے یہ خطاب تو آپ جسقدر چاہیں اپنے آپ کو دے لیں ہم تو شریعت کے فیصلہ سے باہر جانا پسند نہیں کرتے حضرت مسیح موعودؑ نے سر الخلافۃ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور محنتوں کے نتیجے کو ابو بکرؓ و علیؓ کی مخالفت کی وجہ سے فاسق اور باغی اور طاغی قرار دیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محنتوں کے نتیجے کو مسیح موعود نے اس طرح ضائع کر دیا بقول آپ کے۔ پس اگر احمدی جماعت میں بھی کوئی

[illegible] کوئی [illegible] منصب خلافت کا نام فاسق رکھا پہلے خدا نے رکھا پھر رسول اللہ نے رکھا پھر ابو بکرؓ نے رکھا پھر علیؓ نے رکھا پھر مسیح موعودؑ نے رکھا پھر خلیفۃ المسیح نے اپنے منکروں کو فاسق بلکہ ابلیس کہا۔ اور احمدیہ بلڈنگس میں کھڑے ہو کر کہا بلکہ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کی بنوائی ہوئی مسجد میں کھڑے ہو کر کہا۔ اور با آواز بلند کہا +

جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے پیام میں لکھا تھا کہ چودہ ۱۴ تاریخ کو بیعت کے نظارہ کو دیکھ کر نصف سے زیادہ لوگ بغیر بیعت کئے واپس چلے گئے۔

اس اشاعت کے بعد جب ان سے جواب طلب کیا گیا تو اب لکھتے ہیں کہ میری تحریر سے بعض دوستوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ جماعت میں سے زیادہ لوگوں نے بیعت نہ کی۔ میرا مطلب یہ نہ تھا بلکہ یہ تھا کہ سمجھدار لوگوں میں سے زیادہ حصے نے بیعت نہ کی۔ جناب من یہ معنے کوئی بھی اردو داں انسان آپکی تحریر سے نہیں سمجھ سکتا۔ اگر کسی پرائمری پاس طالبعلم کے سامنے آپکی تحریر پیش کیجائے تو وہ کبھی وہ تاویل نہیں کرے گا جو اب آپ فرماتے ہیں۔ یہ تاویل آپ کو صرف اس لئے کرنی پڑی ہے کہ آپنے دیکھ لیا کہ آپ کی غلط بیانی کو لوگ تاڑ گئے ہیں اور یہ کہ دو ہزار آدمیوں کی آنکھوں میں آپ خاک نہیں ڈال سکتے آپ اب کتنی ہی تاویلیں کریں آپکی تحریر لوگوں کے پاس موجود ہے اور اس سے انھوں نے آپکی دیانت وامانت کا اندازہ لگا لیا ہے پھر آپ لکھتے ہیں کہ "اسوقت بیعت کنندگان میں سے اکثر حصہ انصار اللہ کا تھا" یہ دوسرا جھوٹ ہے جو آپ کو حق کی مخالفت میں بولنا پڑا۔ انصار اللہ کی جماعت میں کل ۱۹۳ کے قریب ممبر ہیں جنمیں سے نصف سے زیادہ اسوقت قادیان میں موجود نہیں تھے بیعت کرنے والوں کے جنکا اقرار پیغام کر چکا ہے اگر ۴۸ انصار اللہ اکثر حصہ مبایعین تھا۔ تو معلوم ہوا کہ اسوقت زیادہ سے زیادہ ۱ آدمی نے بیعت کی۔ ۴۸ انصار اللہ اور ۴۳ غیر انصار اللہ سمجھ لو۔ حالانکہ اسی تحریر میں آپنے اقرار کیا ہے کہ حاضرین میں سے زیادہ حصہ نے بیعت کر لی تھی پھر آپ فرماتے ہیں کہ اکثر حصہ بیعت کرنے والوں کا انصار اللہ تھا حالانکہ انکی تعداد ۴۸ سے زیادہ نہ تھی۔ تو فرمایئے کہ اب آپکی نسبت کیا فتویٰ دیں +

پھر مکرم غالباً آپ بھی مجمع احباب میں شامل تھے جس مجمع کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں رکھی تھی +

تو کیا حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت بھی مجمع احباب [illegible] سے تھی۔ باقی سمجھدار لوگ جنہوں نے اکثر نے بیعت نہیں کی تھی ان کے ناموں کی فہرست کے مطالبہ کا ہم حق رکھتے ہیں۔ مہربانی فرما کر آپ سمجھدار لوگوں کی تعریف فرمائیں کہ سمجھدار لوگ کون ہوتے ہیں۔ پھر بتائیں کہ اسی جلسہ میں کتنے سمجھدار لوگ شامل تھے جن میں سے اکثر واپس آ گئے۔ یا اس کو بھی نمبر ۳ سمجھ لیا جائے۔ خدا کا خوف کیجئے ایک طرف تو آپ جمہوریت جمہوریت پکارتے ہیں۔ دوسری طرف اہل الرائے ہونے کا حق اپنے خاندان کے لئے خاص رکھتے ہیں۔ یہ جمہوریت کی تعریف آپ کو کہاں سے معلوم ہوئی ہے +

صحابہ کونسی یونیورسٹی کے پاس شدہ تھے۔ نبیوں کے پیرووں کو اراذلنا کا خطاب دینے والے کون لوگ تھے مسیح موعود کی تیار کردہ جماعت کو بے سمجھ نادان کہنا اور اپنی رائے پر فخر کرنا نہ معلوم آپ نے کہاں سے سیکھا ہے +

حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت میں کون روک تھا

اس ہیڈنگ کے نیچے پیام نے اپنی عادت کے مطابق بہت کچھ غلط بیانیوں سے کام لیا ہے چند باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں :-

اوّل - حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری پر ساری قوم کا دل اللہ نے جھکا دیا اور خود خاندان نبوت کو بھی سوائے سر تسلیم خم کرنے کے اور کچھ بن نہ پڑی +

دوم - بعض لوگ قریہ بقریہ خادمان دین کے متعلق بدظنیاں پھیلاتے پھرے تاکہ قوم اہل بیت میں سے کسی کو خلیفہ بنانے کے لئے تیار ہو رہے +

سوم - انجمن انصار اللہ خلافت کے حصول کے لئے قائم کی گئی +

چہارم - مشہور کیا گیا کہ خلیفۃ المسیح کے زمانے میں سلسلہ کی کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ اور اسکی وجہ یہ بتائی گئی کہ خلافت کے حقداروں سے حق چھینا گیا +

چنانچہ اس مضمون کا ایک رقعہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کو کسی نے لاہور میں دیا کہ آپ کو خلافت کا غاصب سمجھا جاتا ہے

سوال اوّل میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ خاندان نبوت نے صرف ڈر کے مارے بیعت کی کیونکہ سوائے بیعت کے کچھ اور چارہ نظر نہ آیا +

دوم و سوم کا جواب۔ کیا آپ انجمن انصار اللہ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ خلافت کے قیام کے لئے بنائی گئی تھی۔ اگر آپ اس دعوٰی پر مطمئن ہیں تو ہم آپ کو خدا ہی فیصلہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اگر جھوٹ اور شرارت آپ کے مد نظر نہیں ہے۔ تو

آپ اس الزام سے باز آئیں ورنہ میدان میں نکل کر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی موکد قسم کے ساتھ اپنے دعوے کو شائع کریں پھر دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ کیا فیصلہ فرماتا ہے *

اور اگر مجنون کی بڑ کی طرح بجائے کسی بات کا ثبوت دینے کے ہر اخبار میں ایک ہی اعتراض کو نقل کرتے جانا آپکا شیوہ ہے تو یہی سلوک غیر احمدیوں نے مسیح موعود سے کیا تھا۔ ہم آپ ایسے مضمون نگاروں کی نسبت خیال کرینگے کہ چند احمدی بھی غیر احمدیوں کی خو اختیار کرکے ہماری مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں *

چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ دلوں کا حال تو اللہ تعالےٰ جانتا ہے مگر علاً ہم یہ جانتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی طرح خاندان نبوت سے خلیفۃ المسیح نے کبھی دوبارہ بیعت نہیں لی۔ اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب کی بنائی ہوئی مسجد میں کھڑے ہو کر خاندان نبوت کو جماعت میں سب سے زیادہ فرمانبردار کہا۔ اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے چند احباب کی طرح خاندان نبوۃ کو جماعت میں سے خارج کرنے کا کبھی ارادہ ظاہر نہیں فرمایا *

ہاں ایک اور نکتہ بھی قابل غور ہے اپنی بیماری کے ایام میں مولوی محمد علی صاحب کو قرآن شریف پر نوٹ لکھواتے ہوئے حضرت مولوی صاحب بار بار یزید کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ ہمیں کوئی حکمت ضرور تھی۔ ایک دفعہ تو آپ رو بھی پڑے تھے کہ یزید کیسی پاک نسل کا مقابلہ کیا۔ اور فرمایا تھا کہ مولوی صاحب اس خبیث کا ذکر قرآن کے نوٹوں میں ضرور کرنا۔ خلافت کے حصول کے لئے جو کوششیں کی گئیں۔ ان کا ثبوت آپ کے ذمے ہے ورنہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔ قرآن میں بیان ہو چکی ہے *

وہ رقعہ جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا وہ احمدیہ بلڈنگس کی پارٹی کا کارنامہ تھا۔ لاہور کی مجلس شوریٰ میں جن آدمیوں کے نام دیئے گئے ہیں انہی میں سے ایک نے بلا دلیل و بلا ثبوت حضرت خلیفۃ المسیح کو جوش دلانے کے لئے اس مضمون کا رقعہ آپکی خدمت میں پیش کیا تھا۔ آپ اگر فرمائیں تو ان کا بھی نام بتا سکتے ہیں اگر وہ انکار کریں تو ان کو بھی موکد بقسم انکار کرنا ہوگا *

انگریزی ترجمہ قرآن مجید

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ کو کوئی الہام ہوا تھا۔ کہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید مقبول ہو گیا۔ یہ صحیح نہیں۔ بلکہ اصل بات یوں ہے کہ سید عابد علی شاہ نے اپنا ایک الفا حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو ختم قرآن مبارک ہو *

یہ ایک الہام تھا۔ اور الہام کے معانی تو بعض اوقات خود ملہم پر بھی نہیں کھلتے۔ حتی کہ انبیاء جنکی وحی نہایت مصفیٰ اور واضح ہوتی ہے۔ بعض اوقات ان کے اجتہاد کے مطابق بھی اصل معنے نہیں نکلتے۔ ہاں پیشگوئی کے وقوع پر واضح ہوتا ہے کس کا خیال درست تھا۔ بعینہ اس الہام کے معانی کے متعلق ہمارا ایمان ہونا چاہیئے۔ اس الہام کے سنتے ہی یہ معنے کیا۔ کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی اور قرآن مجید لازم و ملزوم ہے۔ پس اسکے یہ معنے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی اب ختم ہوگئی۔ اور دوسرے معنے اس کے یہ ہو سکتے تھے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب جو نوٹ سنا رہے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔ حضور تو نہایت محتاط تھے۔ آپ نے یہ الہام سنکر یہ فرمایا۔ کہ **شاید** مولوی محمد علی والا قرآن مراد ہو پھر فرمایا منظور ہو گیا ہو۔ (دیکھو پیغام ۱۵۷۱) شاید اور مراد ہو اور ہو گیا ہو سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اس الہام کے معانی میں متردد تھے۔ اس کے بعد واقعات نے کیا ثابت کیا۔ یہ کہ وہ نوٹ ختم نہیں ہوئے۔ پس اگر الہام کے یہ معنے تھے کہ مولوی محمد علی والا قرآن خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر ختم ہوگا۔ تو یہ معنے صحیح نہ نکلے کیونکہ تمام نوٹ مولوی محمد علی صاحب کو نہیں لکھائے ۲۰ پارے تک کچھ کچھ لکھوایا اور وہ بھی نوٹ... ترجمہ تو سنا ہی نہیں جس کے مقبول ہونے پر الہامی بشارت بیان کی جاتی ہے۔ ہاں خلیفۃ المسیح کی زندگی ختم ہو گئی جس سے اس الہام کے دو معنوں میں سے ایک معنے متحقق ہو گئے اور وہی حق ہیں۔ اور اگر پہلے معنوں پر زور دو گے تو ماننا پڑے گا کہ الہام غلط نکلا۔ مگر اس سے میری یہ مراد نہیں کہ میں انگریزی ترجمہ قرآن مجید کی وقعت کو کم کرنا چاہتا ہوں اور اس کا انکار کرتا ہوں۔ یہ ترجمہ ایک نہایت قیمتی چیز ہے صدر انجمن احمدیہ نے اسے تقریباً دس ہزار روپے خرچ کر کے حاصل کیا ہے۔ اس کے مترجم کی خاطر یہاں تک منظور تھی کہ دو ہزار روپیہ یکمشت علاوہ تنخواہ کے [illegible] اسکے مترجم کو دیا گیا حالانکہ اشاعت اسلام فنڈ اسوقت ایسی کمزور حالت میں تھا کہ دو ہزار دینے سے فنڈ مقروض ہو گیا پس اب اس کی قدر کرنی چاہیئے اور اس میں جو سقم ہیں وہ خلیفہ ثانی کی خدمت میں پیش کر کے دور کرا لینے چاہئیں * یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ ایڈیٹر ریویو ان معنوں سے متفق ہے۔ دیکھو ریویو مارچ ۱۹۱۴ء

حلفیہ شہادت *

حضرت خلیفۃ المسیح نذر کا روپیہ انجمن کو نہ دیتے تھے

میں تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں پیغام صلح ۱۱۲ مورخہ ۵ - اپریل ۱۹۱۴ء کی نسبت اصل واقعہ سے بڑی نیک نیتی سے مفصلہ ذیل سطور پیش کرتا ہوں

یکم جنوری ۱۹۰۸ء میں مینے دفتر محاسب کے محرر کا کام اپنے ذمہ لیا۔ اس سے پہلے نہ تو اس دفتر کا وجود تھا نہ روپیہ کی آمد ایک جگہ ہوتی تھی بلکہ علیحدہ علیحدہ صیغہ جات اپنی اپنی آمد و خرچ کا حساب رکھتے تھے۔ موجودہ طرز حساب میں نے ہی جاری کی۔ جو بڑی تفصیل کے ساتھ جمع خرچ سالہا گذشتہ دکھلا سکتی ہے۔ اور تقریباً اخیر ۱۹۱۲ء تک میں اس دفتر کا محرر رہا۔ جس سے ناظرین یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ واقف انجمن کے آمد و خرچ کا کوئی دوسرا کم ہی ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میری موجودگی میں ہی وصال ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ روپیہ کے معاملہ میں اسی خاکسار پر زیادہ اعتبار کرتے تھے۔ اور ان کا طرز ابتداء خلافت سے یہ رہا کہ جب منی آرڈر آتے تو بسا اوقات تو میرے حوالہ فرماتے۔ کہ چھانٹ کر انجمن کے رکھ لو۔ اور میرے مجھے پہنچا دو۔ اور بعض اوقات خود ہی اپنا ذاتی روپیہ الگ کرکے انجمن کا حق مجھے بھیجدیتے رہے آپ کی زندگی میں کئی قسم کی آمدنی ہوتی تھی۔ یعنے بعض تو صرف نذرانہ کی رقوم ہوتی تھیں۔ بعض احباب یہ لکھ دیتے تھے کہ جہاں چاہو خرچ کرو۔ بعض صاف لفظوں میں تفصیل کر دیتے تھے کہ یہ فلاں فلاں مد میں تقسیم کر دیجئے۔

پس میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ نذرانہ کی رقوم جو بعض سینکڑوں تک پہنچتی تھیں۔ اور جہاں چاہو خرچ کرو کے ماتحت جتنی رقمیں آپ کو موصول ہوتی تھیں۔ انمیں سے کبھی حضور نے کوئی پیسہ انجمن کے خزانہ میں نہیں دیا تھا جس کا میں ثبوت بذریعہ رجسٹرات دے سکتا ہوں * محمد اشرف ناظر صدر انجمن احمدیہ قادیان *

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان

برادران ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

گو اسوقت چند ممبران مجلس معتمدین نے تقریر و تحریر کے ذریعہ سے یہ بات اپنے ہمخیالوں میں پھیلانی شروع کی ہے کہ وہ قادیان چندہ نہ بھیجیں کہ اس میں اُنکے اموال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ لیکن چونکہ خود صدر انجمن احمدیہ نے مجلس کی حیثیت سے میری کسی قسم کی مخالفت ابتک نہیں کی۔ اسلئے میں نہیں چاہتا کہ انجمن کے چندوں میں کسی قسم کی روکاوٹ ہو بہت سے احباب خطوط کے ذریعہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم چندوں کا کیا کریں۔ آیا انجمن کو بھیجیں یا نہ بھیجیں۔ ان سب دوستوں کی اطلاع کے لیے ایسا ہی ان دوسرے احباب کی اطلاع کے لیے جو میرے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ میں اس اشتہار کے ذریعہ اعلان کرتا ہوں کہ چندے برابر صدر انجمن میں آنے چاہئیں۔ ہاں چونکہ ابھی تک مجھے اطمینان نہیں کہ انجمن اس موجودہ فتنہ میں کیا حصہ لے گی۔ اسلئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ انجمن کے سب چندے میری معرفت ارسال ہوں۔ میں انہیں خزانۂ انجمن میں داخل کر کے انجمن کی رسید بھجوا دونگا۔ ایسے مقامات جہاں کے سیکرٹری یا محاسب نے ابھی بیعت نہیں کی وہاں یہ انتظام ہو سکتا ہے کہ اگر محاسب یا سیکرٹری اس انتظام کو منظور کر لیں تو فبہا ورنہ انکی بجائے کوئی اور شخص مقرر کر دیا جاوے جو مبائعین کا چندہ وصول کر کے بھیجدیا کرے ۔

میں یہ بات بھی کہدینی مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ چندوں میں کسی قسم کی سستی نہ کریں بلکہ آگے سے بھی زیادہ چستی سے کام لیں تا کہ ان کاموں میں کاوٹ نہ ہو جو حضرت صاحب نے جاری کئے تھے اور ہر ایک شخص جو بڑھ کر حصہ لیگا۔ خوب سمجھ لے کہ خدائے تعالیٰ کے ہاں اسکی قدر کیجائے گی اور اللہ تعالیٰ اُسے بہتر سے بہتر بدلہ دیگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

میں انجمن کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا بلکہ اُسے مضبوط کرنا چاہتا ہوں اس وقت تک کہ میں دیکھوں کہ سلسلہ کے فوائد کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا جاتا یا اتحاد کے خلاف کوئی کارروائی کیجاتی ہے اس انتظام کو پسند کرتا ہوں لیکن چونکہ میرا فرض ہے کہ جماعت کو ایک نقطہ پر جمع کروں اسلئے خواہ اس کام میں میرے راستہ میں کتنی ہی مشکلات پیش آئیں میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دیگا کہ جرأت سے ان مشکلات کا مقابلہ کروں ۔ میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ لوگ میرا ساتھ دینگے یا نہیں؟ میرا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے اور اسکے سوا کوئی نہیں جو میرا کوئی نقصان کر سکے یا مجھے کوئی نفع دے سکے۔ پس اگر میں لوگوں کے جذبات کے ماتحت چلکر اتحاد جماعت کے خیال کو چھوڑ دوں تو اس سے صاف ثابت ہو گا کہ میں حکومت کا خواہاں ہوں نہ کہ خادم سلسلہ ہوں پس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ اُسی کی توفیق سے میں ہر ایک ایسی تدبیر کرونگا جس سے جماعت کو پھر ایک دفعہ واحد کے ہاتھ پر جمع کرنا ممکن ہو اور میں اللہ تعالیٰ پر اُمید رکھتا ہوں کہ وہ میرا دل بھی حضرت ابوبکرؓ کی طرح مضبوط کر دے۔ اور میں بھی کہہ سکوں کہ خواہ تم سب مجھے چھوڑ دو اور جنگل کے درندے بھی میرے مخالفوں کے ساتھ مل کر مجھ پر حملہ کریں تو میں اکیلا ان کا مقابلہ کرونگا جب تک کہ وہ میرے ہاتھ پر اُسی طرح اکٹھے نہ ہو جائیں جس طرح کہ خلیفۂ اول کے ہاتھ پر اکٹھے ہو گئے تھے واللہ المستعان

دوسری بات میں یہ بھی کہنی چاہتا ہوں کہ آئندہ انجمن کے چندوں کے علاوہ کوئی چندہ آپ اس وقت تک نہ دیں جب تک کہ میری طرف سے اجازت شائع نہ ہو کیونکہ اس سے ابتک جماعت کو بہت کچھ نقصان ہو چکا ہے اور آئندہ خطرہ ہے خواہ کیسے ہی مفید کام کے لئے چندہ کی تحریک ہو۔ اگر میری اجازت سے شائع ہوئی ہے تو اسمیں چندہ دیا جاوے ورنہ نہیں۔ میری اس نصیحت کو یاد رکھو اور اپنی انجمنوں کے دفاتر یا اپنے گھروں میں لٹکا رکھو یہ ایک ایسی بات ہے جس سے تمہاری طاقت بہت کچھ مضبوط ہو جائیگی اور ہر ایک کام تبھی مفید ہو سکتا ہے جبکہ ایک مرکز کے ماتحت ہو ۔

ایک اور بات بھی ہے جس سے آپ لوگوں کو اطلاع دے دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ابھی میں نے ایک اشتہار پڑھا ہے۔ جسمیں لاہور میں ایک انجمن اشاعت اسلام قایم ہونے کی خبر دیکر چندہ کی اپیل کیگئی ہے چونکہ یہ انجمن خلافت کے خلاف اور قادیان کے باہر ایک مرکز قایم کرنے کے لئے بنائی گئی ہے جیسا کہ اُس اعلان سے صاف ظاہر ہے اسلئے تمام احمدی انجمنوں اور افراد کو جو میری بیعت کر چکے ہیں میں اطلاع دیتا ہوں کہ وہ اسمیں کسی طرح کا حصہ نہ لیں نہ اُس کے ممبر بنیں۔ اور نہ اس میں چندہ دیں کیونکہ اس کی غرض تمہارا مقابلہ اور سلسلہ احمدیہ کو کمزور کرنا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ انہیں کاموں میں برکت ہوگی جو خلیفہ کے ماتحت کئے جائینگے اور جن کا ایک مرکز سے تعلق ہو گا ۔ والسّلام

خاکسار مرزا محمود احمد ۔